احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 28 اپریل 2004ء 7 ربیع الاول 1425 ہجری - 28 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 92

بدھ 28 اپریل 2004ء

نماز باجماعت کے لئے درد

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں۔ پھر نماز پڑھانے کے لئے ایک آدمی کو حکم دوں۔ اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو باجماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کو گھروں سمیت جلا دوں۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب وجوب صلوۃ الجماعۃ حدیث نمبر:608)

14

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بینن

MTA سٹوڈیو کا افتتاح۔ اہم سیاسی وسماجی شخصیات اور پریس کے نمائندگان سے ملاقات

10۔اپریل 2004ء

بروز ہفتہ

صبح چھ بجے حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔

آٹھ بجے حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو پونے دس بجے تک جاری رہیں۔ دس بجے حضور انور نے دعا کے ساتھ MTA سٹوڈیو بینن کا افتتاح فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ MTA کیلئے ڈاکومنٹری فلم تیار کریں اور بھجوائیں اس پروگرام میں بینن کا کلچر وغیرہ بھی دکھائیں۔

MTA سٹوڈیو کے افتتاح کے بعد حضور انور ''وقف نو کلاس'' کیلئے تشریف لے گئے جس کا انتظام قریب ہی ایک ہوٹل کے ہال میں کیا گیا تھا۔ بچوں نے فرنچ زبان میں اپنے پروگرام پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کا نماز، نماز باترجمہ اور قرآن کریم ناظرہ کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ امیر صاحب، سیکرٹری وقف نو اور لجنہ، خدام اطفال و ناصرات کی تنظیمیں باقاعدہ پروگرام بنائیں اور نماز سکھائیں فرمایا ان بچوں کو کہیں کہ نماز باترجمہ سیکھیں۔ یہ بچے جو دعا مانگ رہے ہیں ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ کیا پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا نماز اور اس کا ترجمہ ہر بچے کو آنا چاہئے۔ حضور انور نے ایک بچے سے کلمہ سنا اور دو ناصرات سے نظمیں سنیں۔ حضور انور نے بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ گھر جا کر اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑیں اپنے مربیان کے پیچھے پڑیں اور ان سے قرآن کریم پڑھنا سیکھیں۔

حضور انور نے فرمایا فرنچ زبان کس کس کو آتی ہے۔ اس پر سبھی بچوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ حضور انور نے فرمایا آپ سب بچے مجھے اپنے خط میں لکھیں کہ آپ نے قرآن کریم پڑھنا شروع کردیا ہے۔ حضور انور نے وہاں پر موجود والدین کو بھی فرمایا کہ بچوں کو نماز اور قرآن کریم پڑھنا سکھائیں اس کے اختتام پر حضور انور نے بچوں میں قلم تقسیم فرمائے اور چاکلیٹ بھی تقسیم کروائے۔

وقف نو کلاس کے بعد اسی ہال میں بارہ بجکر دس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ اور مربیان کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو پونے دو بجے تک جاری رہی۔ حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان سے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور موقع پر ساتھ ساتھ ہر سیکرٹری کو ہدایات دیں اور بتایا کہ آپ کی کیا ذمہ داری ہے۔ آپ نے کس طرح کام کرنا ہے۔ آپ کے کام میں جو خلاء ہیں ان کو کس طرح دور کرنا ہے اور آئندہ کیسے کام کرنا ہے۔ حضور انور نے تمام شعبوں کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ عاملہ کے ہر شعبہ کو فعال ہونا چاہئے۔ پوری منصوبہ بندی کے ساتھ کام کو آگے بڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مربیان سے باری باری ان کے علاقہ جات رجسٹرز میں کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور نومبائعین سے رابطوں کے بارہ میں ہدایات دیں اور فرمایا آپ سب نے ہر ایک جماعت تک پہنچنا ہے اور نئے آنے والوں سے رابطہ قائم رکھنا ہے حضور انور نے فرمایا ان رابطوں کے ساتھ ساتھ نومبائعین کو چندہ کے نظام میں بھی شامل کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تربیت کا کام بے حد ضروری ہے۔ یہ سارا سال جاری رہنا چاہئے۔ باقاعدہ ٹیمیں بنائیں جو سارا سال تربیت کے کام پر مامور رہیں اور دعوت الی اللہ کے پروگرام اپنی جگہ پر جاری رہیں۔

یہ میٹنگ پونے دو بجے ختم ہوئی اس کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔ جہاں سے سوا دو بجے سمندر کے کنارے ایک تفریحی پروگرام کیلئے روانگی ہوئی۔ وہاں پہنچ کر پونے تین بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ اس پروگرام میں تمام مربیان ڈاکٹرز صاحبان اور ان کی فیملیز شامل ہوئیں۔ جماعت کے مقامی عہدیداران نے بھی شرکت کی۔

اسی جگہ پر شام پونے چھ بجے بینن میڈیا پریس کے ساتھ ایک ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں T.V ریڈیو اور اخبارات کے 41 جرنلسٹس شامل ہوئے۔ حضور انور باری باری ان سب نمائندگان سے ملے۔ امیر صاحب بینن نے حضور انور کا تعارف کروایا اور بینن (Benin) میں آمد اور دورہ کا مقصد بتایا۔ حضور انور نے آخر پر ان سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ چائے اور مشروبات سے ان مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے ساحل سمندر پر تشریف لے گئے اور مربیان سے گفتگو فرماتے رہے۔

پونے سات بجے یہاں سے بیت احمدیہ Cotonou کے لئے روانگی ہوئی جہاں حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد آٹھ بجے نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ علیحدہ علیحدہ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے ان دونوں تنظیموں کے کام کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا دستور اساسی کے مطابق عہدے بنا کر کام کریں اور ہر ماہ اپنی رپورٹس مجھے بھجوائیں۔ حضور انور نے دونوں مجالس عاملہ کی تفصیل سے رہنمائی فرمائی اور ہدایات دیں۔

اس کے بعد رات نو بجے حضور انور ایک تقریب عشائیہ میں شرکت کیلئے Marina Hotel تشریف لے گئے اور آنے والے مہمانوں سے ملاقات کی۔ اس تقریب میں

☆ میئر آف Parakou (یہ صاحب صدر میئرز ایسوسی ایشن آف بینن بھی ہیں)

☆ ڈائریکٹر ملٹری کیبنٹ پریذیڈنٹ آف بینن مع اپنی اہلیہ کے شامل ہوئے۔

☆ ائیرفورس کے چیف جنرل

☆ پریذیڈنٹ ریپبلک آف بینن کے ٹیکنیکل ایڈوائزر

☆ وائس ڈائریکٹر جنرل آرمی بینن

☆ پریذیڈنسی سیکورٹی کے ہیڈ اور سپریم کورٹ کے جج وغیرہ شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان بھی موجود تھے۔ یہ پروگرام رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور Cotonou سے مشن ہاؤس Portonovo تشریف لے گئے۔ رات ساڑھے گیارہ بجے مشن ہاؤس پہنچے۔

میئر آف Parakou (بینن) نے جو اس تقریب میں شامل تھے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ جب حضور انور بورکینافاسو میں تھے تو وہاں کے میئر نے مجھے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہمارے ملک میں ہیں اور ہم نے اس اس طرح ان کا استقبال کیا ہے اور اعزاز دیا ہے۔

اس پر بینن کے اس میئر نے کہا کہ میں نے اسے یہ جواب دیا کہ جب خلیفۃ المسیح ہمارے ملک آئیں گے تو دیکھنا ہم ان کا کس طرح استقبال کرتے ہیں۔ چنانچہ اس میئر نے پیراکو شہر سے پانچ میل باہر آ کر مین ہائی وے پر حضور انور کا استقبال کیا اور پھر حضور انور کو گورنر کے ساتھ مل کر ہوٹل تک چھوڑنے آئے۔ آپ اس تقریب کے لئے پیراکو سے 450 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ Parakou میں جماعت کے پاس ہسپتال کے لئے 6 ہزار مربع میٹر زمین تھی۔ اس میئر نے 20 ہزار مربع میٹر مزید زمین جماعت احمدیہ کو دینے کا اعلان کیا اور اپنے اعلان میں کہا کہ میں یہ زمین اس لئے جماعت احمدیہ کو دے رہا ہوں کہ اگر کوئی جماعت اس ملک میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ ریڈیو پر میئر کا یہ اعلان نشر ہوا۔

شمائل احمد

یہ زمانہ بڑے ثواب کا ہے

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود قصیدہ اعجاز احمدی لکھ رہے تھے اور اس کی کاپی غلام محمد کاتب امرتسری لکھ رہا تھا مجھے بھی بلوایا اور فرمایا کہ تم کاپی لکھو تا کہ جلدی یہ قصیدہ چھپ جائے اور فرمایا کہ کاپی ہمارے پاس بیٹھ کر لکھو میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ آپ ایسا جلدی قصیدہ تصنیف کرتے تھے اور مجھے دیتے جاتے تھے کہ میں ابھی مضمون ختم نہیں کر سکتا تھا جو آپ اور مضمون دے دیتے تھے رات کے گیارہ بج گئے آپ کے لئے کھانا آیا فرمایا شام سے تو تم یہیں لکھ رہے ہو کھانا نہیں کھایا ہوگا آؤ ہم تم ساتھ کھائیں۔ ہمیں تو (۔) کی خوبیاں اور قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل دینے .... میں یہاں تک استیلا اور غلبہ ہے کہ ہمیں نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پانی نہ نیند جب بھوک اور نیند کا سخت غلبہ ہوتا ہے تو ہم کھاتے ہیں یا سوتے ہیں۔ پھر میں نے اور حضرت اقدس نے ایک دسترخوان پر کھانا کھایا۔ جب کھانا کھا چکے فرمایا یہ دن بڑے ثواب اور جہاد کے ہیں۔ اور اب تو لوگ مخالفت کرتے ہیں لیکن ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ آج کے دن کو یاد کریں گے اور افسوس کریں گے اور پچھتائیں گے میں نے عرض کیا کہ حضور ہمیشہ یہی قاعدہ رہا ہے کہ اللہ والوں سے معاصرت کی وجہ سے لوگ مخالفت کیا ہی کرتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی بھی مخالفت اس وقت بہت کرتے ہیں لوگ مردہ پرست ہیں آپ کی وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر پھول اور مٹھائیاں اور غلاف چڑھائیں گے اور نذر نیاز لائیں گے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ .... ان دنوں مجھے زکام کی وجہ سے کھانسی ہو رہی تھی بارہ بجے ہوں گے بار بار کھانسی اٹھتی تھی فرمایا آج صاحبزادہ صاحب آپ کو کھانسی ہو رہی ہے کیا سبب ہے میں نے عرض کیا کہ شام سے میں حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوں پان نہیں کھایا مجھے حضور اجازت دیں تو میں گھر سے پان کھا بھی آؤں اور دو چار گلوریاں ساتھ لے آؤں فرمایا جاؤ نہیں لکھے جاؤ کاپی کی ضرورت ہے پریس میں چھاپ رہے ہیں دیر ہو جائے گی میں پان لاتا ہوں یہ فرما کر بالا خانہ سے نیچے کے مکان میں گئے مجھے آپ کے بولنے کی آواز آتی تھی فرماتے تھے جلد بتلاؤ محمود کی والدہ کہاں ہیں اتنے میں حضرت اماں جان آ گئیں حضور نے فرمایا صاحبزادہ صاحب کاپی لکھ رہے ہیں وہ گھر جائیں گے تو دیر ہو جائے گی آٹھ دس پان معہ مصالحہ لگا کر دو تو حضرت اماں جان نے دس پان ثابت لگا کر دئے اور ایک تھالی میں رکھ کر لائے۔

(تذکرۃ المہدی ص 16)

حضرت مسیح موعود کا شیریں کلام

اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم ہو مشکِ تتار

نفس کو مارو کہ اُس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دِمار

جس نے نفسِ دوں کو ہمت کرکے زیرِ پا کیا
چیز کیا ہیں اُس کے آگے رستم و اسفند یار

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کِبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ اِنکسار

تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو اُن کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار

چپ رہو تم دیکھ کر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حالِ زار

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

مجھ کو خود اس نے دیا ہے چشمۂ توحیدِ پاک
تا لگا دے از سرِ نو باغِ دیں میں لالہ زار

دوش پر میرے وہ چادر ہے کہ دی اس یار نے
پھر اگر قدرت ہے اے منکر تو یہ چادر اتار

خیرگی سے بدگمانی اس قدر اچھی نہیں
ان دنوں میں جب کہ ہے شورِ قیامت آشکار

ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوحؑ کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار

تحریک جدید کی ایک منفرد فضیلت

حضرت مسیح موعود کے ذریعہ جس نظام نو کے قیام کا مقدر ہے۔ تحریک جدید اس کے لئے بطور ارہاص ہے نیز اس میں وصیت کا ثواب بھی مضمر ہے۔ حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے۔

"ہر شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو نظامِ وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔" (نظام نو ص 130)

پس مبارک ہیں وہ مخلصین جماعت جو تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں کہ وہ نظام نو کے معماروں میں شمار ہوں گے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا تحریک وقف عارضی سے متعلق پہلا تفصیلی اور پر معارف خطبہ جمعہ فرمودہ 18 مارچ 1966ء

احباب جماعت سال میں دو سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ خدمت دین کے لئے وقف کریں

انہیں مختلف تربیتی کاموں کے لئے جماعتوں میں بھجوایا جائے گا، یہ بڑا اہم اور ضروری کام ہے اس کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے

گزشتہ رات بارہ ساڑھے بارہ بجے تک مجھے یہ توفیق ملی کہ میں دوستوں کے خطوط پڑھوں اور اس کے ساتھ ساتھ لکھنے والوں کے لئے دعا بھی کروں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق بھی عطا کی کہ میں اپنی کمزوری ناتوانی اور بے مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے طاقت مانگوں۔ ہمت طلب کروں اور توفیق چاہوں تا اس نے جو ذمہ داریاں مجھ پر ڈالی ہیں۔ انہیں صحیح رنگ میں اور احسن طریق پر پورا کر سکوں پھر میں نے جماعت کی ترقی اور احباب جماعت کے لئے بھی دعا کی بہت توفیق پائی صبح جب میری آنکھ کھلی تو میری زبان پر یہ فقرہ تھا کہ

اینا دیواں گا کہ تو رج جاویں گا

چونکہ گزشتہ رات کے پچھلے حصہ میں میں نے اپنے لئے بھی دعا کی تھی اور جماعت کے لئے دینی اور روحانی حسنات کے لئے پھر خلیفہ وقت کی سیری تو اس وقت ہو سکتی ہے۔ جب جماعت بھی سیر ہو۔ اس لئے میں نے سمجھا کہ اس فقرہ میں جماعت کے لئے بھی بڑی بشارت پائی جاتی ہے۔ سو میں نے یہ فقرہ دوستوں کو بھی سنا دیا ہے۔ تا وہ اسے سن کر خوش بھی ہوں۔ ان کے دل حمد سے بھی بھر جائیں اور انہیں یہ بھی احساس ہو جائے کہ انہیں اس رب سے جو ان سے اتنا پیار کرتا ہے کتنا پیار کرنا چاہئے (۔)

اس وقت میں دوستوں کی خدمت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خلیفہ وقت کا سرمایہ اور خزانہ وہ مال ہی نہیں ہوا کرتا جو قومی خزانہ میں موجود ہو بلکہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے دلوں میں خلیفہ وقت کے لئے جو محبت اور اخلاص کا جذبہ اور تعاون کی روح پیدا کرتا ہے۔ وہی خلیفہ وقت کا خزانہ ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ میں وہ الفاظ نہیں پاتا جن سے میں اس کا شکریہ ادا کر سکوں۔ لیکن جہاں احباب جماعت مالی قربانیوں میں دن بدن آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہاں انہیں اپنے اوقات کی قربانی کی طرف بھی زیادہ متوجہ ہونا چاہئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کا ایک حصہ اس وقت بھی وقت کی قربانی میں قابل رشک مقام پر کھڑا ہے۔ میں نے خود باہر کی جماعتوں میں دیکھا ہے کہ بعض جماعتوں کے عہدیداران اپنے مختلف دنیوی کاموں سے فارغ ہونے کے بعد دو دو تین تین بلکہ بعض دفعہ پانچ پانچ چھ چھ گھنٹے روزانہ جماعتی کاموں کے لئے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ لیکن کسی مقام پر کھڑے ہو جانے سے کسی مذہبی اور روحانی سلسلہ کی تسلی نہیں ہوتی مومن کا دل ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ میں ایک دم کے لئے بھی کھڑا نہ ہوں۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاؤں پھر جماعت کا ایک حصہ ایسا بھی تو ہے جو وقت کی قربانی کی طرف زیادہ متوجہ نہیں۔ غرض وقت کی قربانی کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور اس کے لئے **میں جماعت میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے۔ وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں۔ اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں۔** میں جانتا ہوں کہ بعض دوست مالی لحاظ سے زیادہ لمبا سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے جو دوست دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ میری اس تحریک کے نتیجہ میں وقف کریں وہ ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیں کہ ہم مثلاً سو میل تک اپنے خرچ پر سفر کرنے کے قابل ہیں۔ یا دو سو میل یا چار سو میل یا پانچ سو میل اپنے خرچ پر سفر کر سکتے ہیں بہر حال جس قدر بھی ان کی مالی استطاعت ہو۔ وہ ذکر کر دیں۔ تا انہیں اس کے مطابق مناسب جگہوں پر بھجوایا جا سکے بڑے بڑے کام جو ان دوستوں کو کرنے پڑیں گے۔ ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے۔ اس کی انہیں نگرانی کرنا ہوگی۔ اور اسے منظم کرنا ہوگا۔ دوسرے بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکایتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی کاموں کے لحاظ سے اتنے چست نہیں جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہئے ان دوستوں سے ایسے احباب کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی لیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ ایسی جماعتوں کے سست اور غافل افراد کو چست کرنے کی کوشش کریں میں سمجھتا ہوں کہ اچھا احمدی ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اچھا شہری بھی ہو لیکن بہت سے دوست چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑتے اور لڑتے رہتے ہیں اور یہ بات ایک احمدی کے لئے کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ جب یہ جھگڑے اور لڑائیاں لمبی ہو جاتی ہیں تو جماعت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ دو ہفتے سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ میری اس تحریک پر وقف کرنے کی توفیق دے انہیں ان باتوں کی طرف بھی توجہ دینا ہو گی۔ اور جماعت کے دوستوں کے باہمی جھگڑوں کو نپٹانے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہوگی باہر سے جب دوست کسی جماعت میں جائیں گے تو طبعی طور پر وہاں کے مقامی احمدی خیال کریں گے کہ ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ہمیں ایک ایسے دوست کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا ہے جو ہماری مقامی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ دور کے علاقہ سے ہمارے پاس آیا ہے اور اس طرح ایک فضا صلح کی پیدا ہو جائے گی۔

پھر بہت سے کام ایسے ہیں جو ایک طرف جماعتی ترقی کا باعث بن سکتے ہیں۔ تو دوسری طرف حکومت وقت کے ساتھ تعاون کا بھی ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ مثلاً آج کل پاکستان کی حکومت زرعی پیداوار بڑھانے کی طرف متوجہ کر رہی ہے۔ تا ہمیں باہر سے غلہ نہ منگوانا پڑے اور ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ پس ایسے دوست جو زراعت کے ان مسائل کا علم رکھتے ہوں، یا وہ ان سے واقفیت حاصل کر لیں اور پھر وہ اپنا وقت بھی وقف کریں وہ جن جگہوں پر جائیں گے وہاں زمینداروں کو یہ بھی ترغیب دیں گے کہ وہ زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کریں اور انہیں بتائیں گے کہ وہ اپنی زمینوں سے زیادہ پیداوار کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح حکومت وقت کے ساتھ تعاون بھی ہو جائے گا اور جماعتی ترقی کے سامان بھی ہو جائیں گے۔ کیونکہ جتنا مال اللہ تعالیٰ جماعت کو عطا کرے گا اتنا ہی زیادہ وہ بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرنیکی توفیق پائے گی۔ غرض اس قسم کے کام ان دوستوں سے لئے جائیں گے جو میری اس تحریک پر اپنے اوقات وقف کریں گے۔ دوست جلد اس طرف متوجہ ہوں اور اپنے اوقات وقف کریں میں چاہتا ہوں کہ آئندہ مئی کے مہینہ سے یہ کام شروع کر دیا جائے۔

جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔ اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔

ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہیں کیونکہ میں اس سکیم کے نتیجہ میں جماعت پر کوئی مالی بار نہیں ڈالنا چاہتا۔ غرض جو دوست اپنے خرچ پر کام کر سکتے ہوں اور جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے خرچ پر کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ ان کو اس منصوبہ میں رضا کارانہ خدمات کے لئے اپنے نام پیش کر دینے چاہئیں۔ یہ کام بڑا اہم اور ضروری ہے اور اس کی طرف جلد توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن میں یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ ان کے ایک حصہ میں ایک حد تک کمزوری پیدا ہو گئی ہے اور اس کمزوری کو دور کرنا اور جلد سے جلد دور کرنا ہمارا پہلا فرض ہے۔ اگر ہم (۔) کے ذریعہ نئے احمدی تو پیدا کرتے چلے جائیں۔ لیکن تربیت میں بے توجہی کے نتیجہ میں پہلے احمدیوں یا نئی احمدی نسل کو کمزور ہونے دیں۔ تو ہماری طاقت اتنی نہیں بڑھ سکتی جتنی اس صورت میں بڑھ سکتی ہے کہ پیدائشی احمدی پرانے اور نو احمدی بھی اپنے اخلاص میں ایک اعلیٰ اور بلند مقام پر فائز ہوں۔ پھر ہماری یہ کوشش ہو کہ وہ لوگ جو صداقت سے محروم ہیں ان تک صداقت پہنچے۔ اور ہم دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو اس صداقت کو قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔ غرض جو منصوبہ میں نے اس وقت جماعت کے سامنے بڑے مختصر الفاظ میں پیش کیا ہے۔ وہ تربیتی میدان کا منصوبہ ہے ہمیں اس پر عمل کر کے سب جماعتوں اور سارے احمدیوں کو تدبیر اور دعا کے ذریعہ سے چست کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

حقائق الاشیاء

(23)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

عالمین کا وسیع تصور

پروگرام ''ملاقات'' منعقدہ 27 جنوری 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے سوال کیا گیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو رب العٰلمین فرماتا ہے اور رسول کریم ﷺ کو رحمۃ للعٰلمین قرار دیتا ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا تعلق ہے تو اس دنیا کے علاوہ بھی اور بھی بہت سارے عالم ہیں اسی طرح رسول کریم ﷺ کی رحمت کی وسعت اس دنیا میں تو ظاہر ہے۔ دیگر دنیاؤں کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ جو محاورہ ہے رحمۃ للعالمین کا اس کا قرآن کریم میں متفرق جگہوں پر مختلف شکلوں میں ذکر ملتا ہے اور قرآنی محاورہ ہی کے رو سے اس کا ترجمہ ہونا چاہئے عالمین پر فضیلت دینے کا ذکر جہاں آتا ہے۔ وہاں یہود کو کل عالمین پر فضیلت دینے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ آل عمران کو کل عالمین پر فضیلت دینے کا ذکر ملتا ہے اور بہت سے ذکر ہیں اور حضرت مریم کو کل عالمین کی عورتوں پر فضیلت دینے کا ذکر ملتا ہے۔ تو جہاں جہاں بھی لفظ عالمین ہے۔ اس کا ترجمہ صورت حال کے مطابق کیا جائے گا۔ رحمۃ للعالمین صرف ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ملتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر عالمین کا ترجمہ پوری کائنات کیا جائے تو پھر پہلے عالمین کا کیا ترجمہ کیا جائے گا۔ پہلے جتنے عالمین ہیں ان کا ترجمہ کچھ ایسا مدلل اور معقول ہونا چاہئے جس کے نتیجہ میں ہم سمجھ سکیں کہ یہاں محدود عالم مراد ہیں۔ اور آگے وسیع تر عالم مراد ہیں۔

اس ضمن میں شروع ہی میں جب میں نے یہاں (لندن میں) رمضان میں سورۃ فاتحہ پر درس دیئے تھے۔ اس میں یہ مضمون خوب کھول دیا تھا۔ کہ اصل میں لفظ عالم معلوم چیز کو کہتے ہیں۔ اور عالمین کا تصور وقت کے گزرنے کے ساتھ بڑھتا اور پھیلتا گیا ہے۔ مثلاً شرق بعید کی بات ہو رہی ہو تو ان کا عالم مشرق بعید تک ہی محدود تھا۔ ہندوستان کا عالم ہندوستان تک ہی محدود تھا۔ اور بنی اسرائیل کا عالم اس خطے تک محدود تھا جس میں وہ بھیجے گئے اور اس زمانہ میں کل عالم کا تصور تو، رکنار امریکہ کے ہی وجود کا علم نہیں تھا۔ تو عالم کا تصور پھیلتا گیا ہے اور اس کے علاوہ بعض اور علامتیں ایسی ہیں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے تمام بنی نوع انسان پر محیط دکھاتی ہیں۔ اور وہ جو محدود عالمی تصور تھا اس سے نکال کر ایک وسیع تر بین الاقوامی تصور کی طرف لے جاتی ہے۔ ان آیات میں مثلاً ایک آیت یہ ہے کہ یہاں نہ بنی اسرائیل فرمایا ہے نہ عرب فرمایا نہ عجم (تو کہہ دے اے لوگو کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں)

پس جب تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کے بھیجے گئے تو عالم کا تصور بھی تمام بنی نوع انسان پر پھیل گیا اور یہاں عالمین کا محدود ترجمہ کرنے کا ہمیں حق نہیں رہا۔

اللہ کی رحمت وسیع ہے

دوسرا جو لطیف اشارہ ہے وہ لفظ رحمت میں ہے رحمان کی تعریف جو قرآن کریم خود فرماتا ہے (۔) ہر چیز پر اللہ کی رحمت وسیع ہے۔ یہ مضمون ہے یہ عالمی رسول کے ساتھ مطابقت کھاتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے سوا کسی اور نبی کو رحمۃ للعالمین نہیں فرمایا گیا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کا زمانہ جب شروع ہوتا ہے اور یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اب قیامت تک اس رسول کو چھوڑ کر اس کے دائرہ عمل سے باہر کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔ کتاب آخری کتاب ہے۔ تمام بنی نوع انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے۔ اس کے بعد آخری دنیا تک جو عالم کا تصور ہمارے ہاں ابھرتا ہے وہ تصور دین حق کے اوپر بھی اطلاق پاتا رہے گا۔ لیکن جہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ باقی کائنات کا اس عالمین کے ساتھ کیا تعلق ہے تو وہ ایک الگ مضمون شروع ہوتا ہے جس پر میں اب روشنی ڈالتا ہوں۔

کائنات کا علم

باقی کائنات کے متعلق ہمیں ابھی تک کوئی علم نہیں ہے۔ جو علم ہے وہ اتنا سرسری اور محدود ہے کہ اس کو علم نہیں کہا جا سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم یہ پیشگوئی فرماتا ہے اور قیامت تک لئے یہ پیشگوئی نافذ ہے (۔) (یعنی) اے بنی نوع انسان کے جن و انس کے چوٹی کے لوگو تم کوشش تو ضرور کرو گے لیکن اگر تم سمجھتے ہو کہ تم زمین و آسمان کی قطار سے باہر نکل سکو گے تو کوشش کر دیکھو۔ تم سوائے استدلال کے اور کسی ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتے۔ یہاں علم کا لفظ نہیں فرمایا۔ سلطٰن ایک غالب استدلال کو بھی کہتے ہیں اور وہ غالب استدلال امکانات کی دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ حسابی دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے جو اتنا قطعی ثابت ہو گیا ہے کہ اب تک کائنات کے جتنے کنارے دریافت ہوئے ہیں اس میں مختلف فاصلے بیان کئے جاتے ہیں جو روشنی کے سالوں سے ناپے جاتے ہیں ان میں جو پہلے سب سے زیادہ فاصلہ بیان کیا جاتا تھا وہ بیس ارب سال ہے۔ بیس ارب سال کا مطلب یہ ہے کہ ایک انسان ایک پیغام لے کر اگر روشنی کی شعاع کے کندھے پر بیٹھ جائے اور ایک لاکھ اسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے اڑے تو بیس ارب سال میں وہ دوسرے کنارے تک پہنچے گا۔ مگر بیس ارب سال میں دوسرے کنارے تک نہیں پہنچے گا کیونکہ وہ کنارے پھیل رہے ہیں اور تقریباً روشنی کی رفتار سے پھیل رہے ہیں۔ تو یہ ایک لامتناہی سفر ہوگا۔ تو رسول تو پیغمبر ہوتا ہے۔ اور اگر پیغام ہی نہ پہنچے تو پیغمبر کیسے بنے گا۔ اب تک جو ہم نے دیکھا ہے پیغام رسانی کا نظام وہ اس دنیا پر تو محیط ہے۔ اور الیکم کا لفظ اس کی تائید کر رہا ہے۔ لیکن اس کے سوا کسی اور کے نام یہ پیغام معلوم نہیں ہوتا۔ نہ اس کے ذرائع مہیا کئے گئے ہیں اور کل عالم کا رسول ہونے کے باوجود اس عالم میں جو ہمیں معلوم ہے۔ اس میں حیوانوں کی طرف نہیں ہے۔ چڑیوں کی طرف نہیں ہے۔ چڑیوں کے لئے رحمت اور بات ہے ان کی طرف رسول ہونا اور بات ہے۔

رحمت کا وسیع مضمون

جو رحمت کا مضمون ہے وہ اس سے وسیع تر ہے جو رسالت کا مضمون ہے اور اس مضمون کو ایک حدیث میں یوں بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا، اب افلاک کا دائرہ کتنا وسیع ہے۔ یہ اللہ بہتر جانتا ہے مگر ہمارے معروف دائرے میں جو افلاک ہیں جہاں کسی حد تک انسان کی رسائی ممکن ہے ان کی پیدائش کا کوئی مقصد نہیں ہے سوائے اس کے کہ آنحضرت ﷺ پیدا ہوں اور یہ تمام افلاک آنحضورؐ کی آخری صورت میں تخلیق میں مددگار اور معاون ثابت ہوں اس پہلو سے جو رحمت کا مضمون ہے اس دنیا سے باہر بھی پھیل جاتا ہے اور زمانوں میں بھی، ماضی میں بھی چلا جاتا ہے مستقبل پر بھی حاوی ہو جاتا ہے۔

مقصود کائنات

وہ اس طرح کہ اگر آپ ایک درخت لگائیں اور مقصد یہ ہو کہ اس کو آم کے پھل لگیں تو درخت کے لئے اتنی محنت آپ کرتے ہیں اور اس سے پہلے جو زمین میں اس درخت کے لئے جو تیاری ہو چکی ہے وہ بے انتہا باریک در باریک پیغام قدرت نے ان خلیوں میں لکھ دیئے ہیں۔ جنہوں نے بالآخر درخت پر منتج ہونا ہے۔ لیکن آم کے درخت آم دینا چھوڑ دیں تو ان درختوں کو آپ کیا کریں گے۔ سوائے اس کے کہ آپ کاٹ کر ایندھن بنا دیں۔ اور کوئی مقصد نہیں رہے گا۔ اس وقت یہ نہیں سوچا جائے گا کہ دیکھو اس کی تیاری میں ایک ارب سال لگا تھا۔ اور اس تیاری کے بعد اب تم درختوں کو بے دردی سے کاٹ رہے ہو جب مقصد نہ رہے تو پھر اس کی پرواہ نہیں رہتی۔ اب کرسیوں پر ہم بیٹھے ہیں کرسیوں کی تیاریاں ہوئی ہیں درخت کب سے لگے ہوئے جو کرسی بیٹھنے پر گر جائے اس کو آپ توڑ کر پھینک دیں گے آگ لگا دیں گے۔ اگر یہ مقصد نہ ہوتا کہ آم کے درخت کو آم لگیں تو شروع ہی سے اللہ تعالیٰ آم کے درخت کی تیاری نہ کرتا۔ اگر یہ مقصد نہ ہوتا کہ کیلے کے درخت کو کیلے لگیں تو کیلوں کے پھلوں کی تیاری شروع سے ہوتی ہی نہ ہو۔ تو اب دیکھیں پھل کی رحمت کس طرح پہلے موجودات جو اس سلسلے کے موجودات ہیں۔ ان پر دور تک اثر انداز ہوتی چلی جاتی ہے ماضی کے آخری کنارے پر پہنچ جاتی ہے تو یہ دراصل رحمۃ للعالمین کا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک ایسا عظیم وجود تھا جس کو خدا تعالیٰ کی سب سے زیادہ شناسائی ہوئی تھی۔ ایسی شناسائی جو ملائکہ کو بھی نہیں تھی، اس وجود کو پیدا کرنے کے لئے زمین و آسمان کی تیاری ہوئی ہے۔ س سے پہلے جتنے وجود بنائے جانے ضروری تھے۔ جن جن شکلوں میں زندگی کو تخلیق کرنا لازم تھا۔ وہ سارے زیر احسان ہیں اس آخری پھل کے جس کے لئے تیاری ہو رہی تھی۔ تو اس پہلو سے درجہ بدرجہ عالم کا مضمون بڑھتا چلا گیا۔ رسالت کا مضمون پھیلتا چلا گیا اور رحمت کا مضمون تو ہر دوسرے مضمون پر حاوی ہو گیا۔

(روزنامہ الفضل 10 اکتوبر 2003ء)

ہومیوپیتھس کو ایلوپیتھی کا علم ضرور حاصل کرنا چاہئے

27 دسمبر 1996ء کی مجلس عرفان میں ہومیوپیتھی کے ضمن میں ایک سوال یہ اٹھایا گیا کہ جو لوگ

باقی صفحہ 5 پر

نور الٰہی ملک صاحب

زندگی پر موت کے اثرات اور اسباب

بہار زندگی کا حظ اٹھانے کیلئے موت کو یاد رکھنا ضروری ہے

خالق کائنات نے کوئی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی تخلیق کی ہر کڑی نہ صرف آپس میں مربوط ہے بلکہ ایک دوسرے کا مدار ہے۔ اور اگر کسی ایک کڑی کا فقدان ہو جائے تو ساری کائنات جامد اور معدوم ہو جائے۔ پیدائش زندگی اور موت کے مدارج کا عمل حیوانات و نباتات میں تو عام فہم ہے مگر شکست و ریخت سے تو جمادات بھی مبرا نہیں۔ ہر چیز کی ابتدا اور انتہا مقدر ہے ہر آفرینش کے لئے موت ہے۔ گویا عین حیات کا آخری مقام موت ہے۔ ع

جادۂ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور

اور یہ بھی ایک مسلمہ امر ہے کہ ہر چیز کی اہمیت اس کی ضد سے ہویدا ہوتی ہے جیسے اخلاق حسنہ اور اخلاق سیۂ۔ نور اور ظلمت۔ عسر اور یسر بلندی و پستی وغیرہ اسی طرح زندگی کی بہاریں موت کی آگہی سے پہچانی جاسکتی ہیں۔

نہ ہو رات تو دن کی پہچان کیا
اٹھائے مزہ دن کا انسان کیا

موت کا ورود

نہ چاہتے ہوئے بھی وارد ہو جانے والی موت موت کا ذکر کلام الٰہی میں متعدد جگہوں پر ملتا ہے۔ مثلاً ہر نفس موت کا مزہ چکھے گا۔ یقیناً وہ موت جس سے تم فرار چاہتے ہو وہ تم کو آ لے گی اور پھر تم غیب و حاضر کا علم رکھنے والے خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تم کو آ پکڑے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں ہی ہو۔ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی صرف وہی رہتا ہے جس کی طرف تیرے جلال اور بزرگی والے رب کی توجہ رہے۔ جب کسی نفس کی موت آ جاتی ہے تو اسے ذرا بھی ڈھیل نہیں ملتی۔ یہ ارشادات بخوبی واضح کرتے ہیں کہ موت کا ورود اٹل ہے اور اس کے لئے وقت اور جگہ بھی مقرر ہے مگر اس کا مکمل علم کسی کو نہیں دیا جاتا۔

ایک حکایت مشہور ہے کہ ایک دفعہ عزرائیلؑ حضرت سلیمانؑ کی مجلس میں انسان کی شکل میں آئے اور وہاں ایک شخص کو غور سے دیکھا۔ اس شخص نے بے تاب ہو کر حضرت سلیمانؑ سے عرض کیا کہ مجھے ان سے ڈر لگ رہا ہے مجھے کسی جن کے ذریعے فلاں جزیرہ میں پہنچا دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ دریں اثناء حضرت عزرائیلؑ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے اس شخص کو ایسی نظر سے کیوں دیکھا جس کی وہ تاب نہ لا سکا جواب ملا مجھے ارشاد باری ہے کہ اس کی روح مذکورہ جزیرہ میں قبض کرنی ہے اور اب میں اس کے پیچھے جاتا ہوں۔ اسی طرح دوسری حکایت مشہور ہے کہ ایک بزرگ نے عزرائیلؑ سے وعدہ لیا کہ اسے موت کے وقت سے کچھ دن پہلے مطلع کر دیا جائے گا تا کہ زیادہ توبہ و استغفار کر لے مگر ایک روز عزرائیلؑ اس بزرگ کی جان کنی کے لئے آ پہنچے۔ وعدہ یاد دلایا گیا تو کہا کہ آپ کے گرد و نواح میں اموات دے کر آپ کو اطلاع تو دی گئی مگر آپ نے توجہ نہ دی۔ اس حکایت میں یہ سبق مضمر ہے کہ دوسروں کی موت سے اپنی موت کو یاد کر لینا چاہئے۔

موت کے اسباب

کہا جاتا ہے کہ زندگی بیم و رجاء سے قائم ہے۔ اگر موت کا خوف نہ ہو یا بعد الموت کسی جزا سزا کی امید نہ ہو تو انسان کوئی کام نہ کرے۔ یہ موت کا ڈر اور اس کے بعد کی تمنائیں ہی ہیں جو زندگی کو متحرک رکھے ہوئے ہیں۔ موت کے چند معروف اسباب کا زندگی پر اثر مختصراً درج ذیل ہے۔

ہوا میسر نہ آنا اگر ذی روح کو ہوا میسر نہ ہو تو وہ زندہ نہیں رہ سکتا اگرچہ رحمان خدا نے ہوا پیدا فرما دی ہوئی ہے تاہم اس کو متحرک کرنے کے لئے پنکھے بنائے جاتے ہیں۔ درخت لگائے جاتے ہیں۔ صحت افزا مقامات پر جایا جاتا ہے۔ پھر ہوا کو معطر کرنے کے لئے پھول اگائے جاتے ہیں جن سے مختلف نوع کے عطر تیار کئے جاتے ہیں۔ ہوا کو سلنڈروں میں بھر کر بھی لے جایا جاتا ہے۔ گویا ہوا نہ ملنے سے موت کے ڈر سے ایک بھاگ دوڑ لگی ہوئی ہے جو زندگی کو متحرک رکھے ہوئے ہے۔

پانی دستیاب نہ ہونے سے بھی موت کا خوف رہتا ہے۔ اس لئے پانی حاصل کرنے اور اسے ذخیرہ کرنے کے لئے بے شمار جتن کئے جاتے ہیں۔ دریاؤں نہروں، ٹیوب ویلوں، کنوؤں، ڈیموں اور جھیلوں کا انتظام اور دیکھ بھال اسی غرض سے کی جاتی ہے تا کہ پانی دستیاب رہے اور موت سے بچا جاسکے۔ ان انتظامات کے لئے طرح طرح کے آلات اور مشینری مہیا کی جاتی ہے جس سے زندگی میں ریل پیل رہتی ہے۔

خوراک نہ ملنے سے بھی موت آ جاتی ہے۔ اس لئے خوراک کا انتظام کرنے کے لئے مختلف نوع کا اناج اگایا جاتا ہے جو لہلہاتے کھیتوں کا موجب بنتا ہے۔ قسم قسم کے آلات اور مشینری تیار اور استعمال ہوتی ہے۔ نقل و حمل کے ذرائع پیدا کئے جاتے ہیں۔ بار برداری کا انتظام متواتر کیا جاتا ہے۔ سڑکیں بنائی جاتی ہیں۔ گاڑیاں چلائی جاتی ہیں جن کے لئے ڈیزل اور پٹرول کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ الغرض موت کے ڈر سے زندگی کا پہیہ گھومتا رہتا ہے پھر اناج ہی نہیں خوراک کے لئے سبزی اور پھلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس سے کھیتی باڑی اور باغات ظہور میں آتے ہیں۔ اسی طرح گوشت کی ضرورت ہوتی ہے دودھ کی ضرورت ہوتی جو مویشی پالنے کی ترغیب دیتے ہیں جن سے زندگی میں رعنائیاں آتی ہیں۔

موسمی اثرات سے بھی موت واقع ہو جاتی ہے اور اس سے بچاؤ کے لئے مکانات تعمیر کئے جاتے ہیں۔ اور ان کو حسب ضرورت ٹھنڈا اور گرم کیا جاتا ہے۔ تعمیر کے لئے میٹیریل۔ آلات اور کام کرنے والوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایئر کنڈیشنرز، کولرز، ہیٹرز، گیزرز وغیرہ کی ایجادات اسی ضرورت کی مرہون منت ہے۔ پھر آگ کی ضرورت ہوتی ہے نہ صرف تمازت کے لئے بلکہ مطبخ چلانے کے لئے جو ایندھن کوئلہ، گیس اور بجلی وغیرہ سے حاصل کی جاتی ہے۔

حوادث سے بھی موت واقع ہوتی ہے اور اس سے بچاؤ کے لئے مختلف تدابیر اور آلات استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور انسان کو چوکنا رہنا پڑتا ہے۔ جنگی صورتوں میں دفاع کا سامان مہیا کیا جاتا ہے جو طرح طرح کی فیکٹریوں کو جنم دیتا ہے۔

بیماریوں سے بھی موت وارد ہوتی ہے جس سے بچاؤ کے لئے ادویات کی ضرورت پڑتی ہے اور اطباء اور ڈاکٹرز ہسپتال اور مطب وغیرہ معرض وجود میں آتے ہیں۔ اور جسم کی حفاظت کیلئے پارچات کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو کپاس اور اون پیدا کرنے کی ترغیب دلاتی ہے۔

مذکورہ بالا ضروریات کو پورا کرنے کیلئے توانائی کی ضرورت ہوتی ہے جو پاور اسٹیشن قائم کرنے اور ٹرانسمشن لائنیں بچھانے کا موجب بنتی ہے۔ اس تناظر میں یہ سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ زندگی کی بہاریں موت سے ہی قائم و دائم ہیں۔

موت میں رجاء موت صرف جسمانی زندگی پر ہی اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ روحانی ارتقاء بھی اسی کی رہین منت ہے۔ جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو عموماً اس کے اعضاء تو قائم ہوتے ہیں جو چیز مفقود ہو جاتی ہے وہ روح ہوتی ہے جس کو امر ربی کہا گیا ہے اور اس کا بہت قلیل علم انسانوں کو دیا گیا ہے۔ جسمانی موت کے بعد روح کو دوسری زندگی ملتی ہے جس میں جنت اور دوزخ کی امید اور خوف دلایا گیا ہے۔ اور جو اس پر یقین رکھتے ہیں وہ روح کی افزائش کا اسی طرح خیال رکھتے ہیں جس طرح جسمانی نشوونما کا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اگلی زندگی کو کامران بنانے کے لئے اعمال صالحہ کی ترغیب ملتی ہے۔ سلسلہ انبیاء۔ اولیاء۔ قطب و ابدال وغیرہ موت کے بعد رجاء کی یقین دہانی کے لئے قائم ہوتا آیا ہے پس چاہئے کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھا جائے تا کہ بہار زندگی خواہ جسمانی ہو یا روحانی سے پوری طرح حظ اٹھایا جاسکے۔ اور ذوالعجائب خدا کی حمد و ثناء کی جائے۔

مقدمہ توحید حضرت احدیت کی پیشی میں

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

"کیا تمہارا دل گواہی نہیں دیتا کہ یہ وقت خدا کے رحم کا وقت ہے آسمان پر بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک جوش ہے اور توحید کا مقدمہ حضرت احدیت کی پیشی میں ہے مگر اس زمانہ کے اندھے اب تک بے خبر ہیں- آسمانی سلسلہ کی ان کی نظر میں کچھ بھی عزت نہیں- کاش ان کی آنکھیں کھلیں اور دیکھیں کہ کس کس قسم کے نشان اتر رہے ہیں اور آسمانی تائید ہو رہی ہے اور نور پھیلتا جاتا ہے مبارک وہ جو اس کو پاتے ہیں"

(کتاب البریہ صفحہ 331- اشاعت 24 جنوری 1898ء)

بقیہ صفحہ 4

اپنے بچوں کو ایلوپیتھک ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں کیا اب ان کو میڈیکل کالجز میں داخلہ نہیں لینا چاہئے۔ حضور نے فرمایا ان کو میڈیکل کالجوں میں ضرور داخلہ لینا چاہئے کیونکہ وہ ڈاکٹر جو آج کل کی مروجہ ایلوپیتھک تعلیم حاصل کرتا ہے اسے انسانی صحت کے تعلق میں اتنی باتوں کا علم ہو جاتا ہے کہ ایک ہومیو پیتھ جو صرف ہومیو پیتھی پڑھ کر ہومیو پیتھ ڈاکٹر بنتا ہے اس کو بسا اوقات سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے اور اسے کیا کرنا چاہئے۔ وہ بہت سی بیماریوں کی پہچان بھی نہیں کر سکتا۔ ہومیو پیتھک علامتیں بعض دفعہ غیر واضح ہوں تو ایلوپیتھک طرز تشخیص مددگار ہو جایا کرتی ہے۔ اور پھر اگر اندرونی نظام کا پتہ نہ ہو تو بہت مشکل ہے کہ محض ہومیو پیتھک کے ذریعہ انسان تمام بیماریوں کے حالات پر عبور حاصل کر سکے یا اعتماد حاصل کر سکے۔ کئی ہومیو پیتھ بیچارے اسی لئے بعض مریضوں کو ضائع کر دیتے ہیں کیونکہ ان کو پورا علم نہیں ہوتا کہ یہ بیماری اور ہے اور وہ بیماری نہیں ہے جس کو وہ سمجھ رہا ہے۔ اس کا علاج مثلاً سرجری یعنی جراحی ہونا چاہئے۔ اس لئے میرے نزدیک تو علم کے لحاظ سے ایلوپیتھک علم حاصل کرنا ضروری ہے اور ہمارے ہومیو پیتھس کو بھی حاصل کرنا چاہئے اسی لئے لیکچرز کے دوران میں نے ڈاکٹر صاحب کو سامنے بٹھایا ہوتا ہے۔ جہاں جہاں ضرورت ہو اپنی توفیق کے مطابق ایلوپیتھی کی باتیں بھی ساتھ کرتا ہوں تا کہ لوگوں کو سمجھ تو آئے کہ یہ کیا چیز ہے۔ مگر جہاں تک علاج کا تعلق ہے آپ کو اختیار ہے ایلوپیتھک جبری علاج کریں یا ہومیو پیتھک طوعی علاج کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 / جون 1997ء)

مکرمہ رضیہ درد عاطف صاحبہ

مکرمہ آپا جنت صاحبہ کی یاد میں

آپا جنت ہمارے خاندان میں بہت مشہور تھیں 2001ء میں 83 سال کی عمر میں اس دارفانی سے کوچ کر گئیں۔ آپ مکرم ماسٹر منظور احمد (قربان راہ مولا) کی اہلیہ اور حضرت مولانا عبدالرحیم درد مرحوم کی اہلیہ سارہ خاتون کے چچا زاد بھائی محمد یوسف مالیر کوٹلہ کی دختر یعنی میری والدہ سارہ خاتون صاحبہ کی بھتیجی اور خاکسار کی ماموں زاد بہن بھی تھیں۔ مسکراتا چہرہ دوسروں کو بھی مجبور کر دیتا کہ وہ ہنستے چہرے کے ساتھ ہی ان کا استقبال کریں۔ طبیعت سادہ لیکن بہت نفاست پسند۔ عبادت گزار ایسی کہ رشک آتا۔ کوئی موقعہ نوافل کا نہ چھوڑتیں قرآن مجید کی تلاوت اس کثرت سے کرتیں کہ اسی وجہ سے نصف سے زیادہ حصہ حفظ ہو گیا تھا۔ گفتگو کے دوران کوشش کرتیں کہ موقعہ کی مناسبت سے کوئی حصہ کلام پاک کا سنانا شروع کر دوں۔ بعض دفعہ رخصت ہوتے وقت لمبی سورت شروع ہو جاتی اور بھول ہی جاتا کہ سب خدا حافظ کہنے کے منتظر ہیں۔ عام عورتوں کی طرح غیبت چغلی کی بجائے ہنسنے ہنسانے کی باتیں اور اپنی زندگی کے بھی وہی واقعات سناتیں جن سے محفل گل وگلزار بن جاتی۔

مرکز سے بہت ہی عقیدت تھی اس لئے کثرت سے یہاں آتیں کوشش یہی ہوتی کہ تمام رشتے داروں سے مل کر جائیں خود کبھی شکوہ نہ کیا کہ میں ہی آتی ہوں آپ لوگ کیوں نہیں آتے میرے ساتھ بہن اور بھابھی کا دوہرا رشتہ تھا۔ جب کبھی جاتی تو بے ساختہ پن سے بھابھی آئی بھابھی آئی کہتے ہوئے گلے لگ جاتیں۔ ایک دفعہ میں نے کہا آپا میں بہن بھی تو ہوں کہنے لگیں بھابھی کہہ کر زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ اس طرح اگرچہ زندگی میں کٹھن مراحل آتے رہے۔ غم کے پہاڑ ٹوٹے خود ہی چھوٹی چھوٹی خوشیوں سے دل کو خوش رکھتیں۔ آپ کے خاوند محترم ماسٹر منظور احمد صاحب نے 1935ء میں احمدیت قبول کی اس سے قبل وہ شادی شدہ تھے۔ مگر احمدیت کی وجہ سے بیوی اور اس کے خاندان نے آپ سے ہر قسم کا ناطہ ختم کر دیا۔ ماسٹر صاحب ہر ہفتہ قادیان آتے تھے۔ اور احمدیت کے روحانی رشتوں سے مل کر تسلی پاتے۔ اسی دوران 1937ء میں آپ کی دوسری شادی ہماری آپا سے ہو گئی۔ احمدیت قبول کرنے اور احمدی گھرانے میں شادی ہونے سے مخالفت نے اور زور پکڑ لیا۔ آخر ماسٹر صاحب کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا اور جب ان کی نعش لے کر آیا چھوٹے بچوں سمیت ان کے آبائی گاؤں پہنچیں تو گاؤں والوں نے قبرستان میں دفن کرنے سے انکار کر دیا بڑی مشکل سے تدفین ہوئی۔ اور آپ اپنے سسر کے گھر رہنے لگیں۔ مگر کچھ دنوں بعد اس نے گھر سے نکال دیا۔

آپ چھوٹے بچوں سمیت صبر و سکون سے خدا پر توکل کرتے ہوئے گاؤں سے نکل آئیں۔ اور محنت و مشقت سے بچوں کی پرورش کی انہیں تعلیم دلائی۔ آپ کے تمام بچے احمدیت سے مضبوط تعلق رکھنے والے خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور آپا کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36247 میں امۃ العزیز بنت محمد عمر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ العزیز بنت محمد عمر مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد معین وصیت نمبر 30261 گواہ شد نمبر 2 محمد عمر والد موصیہ

مسل نمبر 36248 میں راشدہ یاسمین بنت محمد عمر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی اڑھائی تولے مالیتی -/14000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راشدہ یاسمین بنت محمد عمر ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد معین وصیت نمبر 30261 گواہ شد نمبر 2 محمد عمر والد موصیہ

مسل نمبر 36249 میں شبنم گل بنت گل محمد خان قوم مندرانی پیشہ طالب علمی عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرور ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے 9 ماشے مالیتی -/16500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شبنم گل بنت گل محمد خان ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 گل محمد خان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 تبسم شاہ جہاں برادر موصیہ

مسل نمبر 36250 میں خرم وقار احمد ولد گل محمد خان قوم مندرانی پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرور ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خرم وقار احمد ولد گل محمد خان ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 گل محمد خان والد موصی گواہ شد نمبر 2 تبسم شاہ جہان برادر موصی

مسل نمبر 36251 میں ربیعہ احمد زوجہ کریم الدین احمد قوم جٹ ہندل پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین قائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 219.7505 گرام۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ربیعہ احمد زوجہ کریم الدین احمد شاہ تاج شوگر مل گواہ شد نمبر 1 محمود احمد خالد ولد چوہدری فرزند علی صاحب شاہ تاج شوگر مل گواہ شد نمبر 2 محمد منیر احمد شمس ولد محمد سلیمان شاہ تاج شوگر مل

مسل نمبر 36252 میں محمد انعام ولد محمد شفیع قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم مکان واقع موضع سادھوکی کا شرعی حصہ 7/44 مالیتی -/95400 روپے۔ ترکہ والد محترم زرعی رقبہ کا 7/44 حصہ 17 کنال 2 مرلے مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/35000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد انعام ولد محمد شفیع شاہ تاج شوگر مل گواہ شد نمبر 1 محمود احمد خالد ولد چوہدری فرزند علی شاہ تاج شوگر مل گواہ شد نمبر 2 محمد منیر احمد شمس ولد محمد سلیمان شاہ تاج شوگر مل

مسل نمبر 36253 میں ثمینہ انعام زوجہ محمد انعام قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر مل ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی چوڑیاں مالیتی -/21000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 20 تولے مالیتی -/120000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت خورونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثمینہ انعام زوجہ محمد انعام شاہ تاج شوگر مل گواہ شد نمبر 1 محمد انعام خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد منیر احمد شمس ولد محمد سلیمان شاہ تاج شوگر مل

مسل نمبر 36254 میں سمیعہ طاہر زوجہ طاہر احمد قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 13 تولے مالیتی -/78000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سمیعہ طاہر زوجہ طاہر احمد رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد ابراہیم خان وصیت نمبر 25712

مسل نمبر 36255 میں راؤ مبشر احمد ولد راؤ محمد اکبر خان قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 591 رگ۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین رقبہ 30 کنال چک نمبر 591 رگ۔ب ضلع فیصل آباد مالیتی -/1500000 روپے۔ مکان واقع گنگاپور ضلع فیصل آباد کا حصہ رقبہ ایک کنال مالیتی -/300000 روپے۔ مکان واقع دارالرحمت شرقی الف رقبہ 10 مرلے کا 1/6 حصہ مالیتی -/167000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راؤ مبشر احمد ولد راؤ محمد اکبر خان چک نمبر 591 رگ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 عبدالستار ولد نتھو خان چک نمبر 591 رگ۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد ولد چوہدری غلام احمد چک نمبر 591 رگ۔ب ضلع فیصل آباد

مسل نمبر 36256 میں محمد ہارون شہزاد ولد عبدالغفار قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 96 رگ۔ب صریح ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ہارون شہزاد ولد عبدالغفار 96 رگ۔ب صریح ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 عبدالستار اقبال وصیت نمبر 17956 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر 22035

مسل نمبر 36258 میں طاہر احمد ولد داؤد احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمندری ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد ولد داؤد احمد سمندری ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد اکرام وصیت نمبر 30030 گواہ شد نمبر 2 محمد عمران احمد وصیت نمبر 32084

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم مدثر عثمان صاحب دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نبیلہ ہما صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف ناصر صاحب (واقف زندگی) مرحوم دارالبرکات ربوہ کی تقریب شادی ہمراہ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم محمد علی صاحب شاہین ٹاؤن پشاور مورخہ 25 دسمبر 2003ء بروز جمعرات منعقد ہوئی۔ تقریب رخصتانہ دارالبرکات ربوہ میں ہوئی۔ جس میں نکاح کا اعلان مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کیا۔ اس موقع پر دعا مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کروائی۔ 28 دسمبر 2003ء کو ولیمہ کی دعوت کا اہتمام مکرم محمد علی صاحب کی رہائش گاہ "بیت الشریف" پشاور میں کیا گیا۔ ولیمہ کے موقع پر مکرم ارشاد احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ سرحد نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب بابت ترکہ مکرم مرزا امیر احمد صاحب)

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب (آف سکھر) وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم مرزا امیر احمد صاحب ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 36/1 باب الابواب کل رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 12 مرلے ہے۔ یہ حصہ ہماری والدہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(1) محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب (بیٹا)
(3) مکرم نجم احمد قمر صاحب (بیٹا)
(4) مکرم وسیم احمد طاہر صاحب (بیٹا)
(5) مکرم نعیم احمد طاہر صاحب (بیٹا)
(6) مکرم نوید احمد طاہر صاحب (بیٹا)
(7) محترمہ نجمہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ نعیمہ کوثر صاحبہ (بیٹی)
(9) محترمہ وسیمہ طاہرہ صاحبہ (بیٹی)
(10) محترمہ روبینہ کوثر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم شیخ طاہر احمد منیر صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب)

مکرم شیخ طاہر احمد منیر صاحب ساکن عابد مارکیٹ مزنگ چونگی لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ رمکان نمبر 12/4 دارالصدر ربوہ برقبہ 2 کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر ختقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ رمکان میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ نیز ان کی امانت ذاتی 198-2600/102 خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع شدہ رقم مبلغ 5701/65 روپے بھی مجھے ادا کی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم شیخ طاہر احمد منیر صاحب (بیٹا)
(2) مکرم شیخ ناصر احمد منیر صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ طاہرہ شہناز صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم شیخ عمر احمد منیر صاحب (بیٹا)
(5) مکرم شیخ مظفر احمد منیر صاحب (بیٹا)
(6) مکرم شیخ جمیل احمد منیر صاحب (بیٹا)
(7) محترمہ خولہ خورشید صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔اپریل 2004ء

طلوع فجر	3:55
طلوع آفتاب	5:24
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	4:48
غروب آفتاب	6:49
وقت عشاء	8:17

جعلی خشک دودھ کے استعمال سے ہلاکتیں

چین میں جعلی ملک پاؤڈر کے استعمال سے 13 بچے ہلاک اور درجنوں بیمار ہو گئے ہیں جنہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ حکومت نے مارکیٹ میں جعلی دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔

دنیا کے بڑے جہاز کا سفر مکمل دنیا کا سب سے بڑا جہاز کوئین میری اپنا پہلا سفر طے کر کے نیویارک پہنچ گیا ہے۔ جہاز میں 2600 مسافر سوار تھے۔ سفر کے دوران طوفان اور دھند کے باوجود یہ جہاز مقررہ وقت پر پہنچا۔

مجرموں کے خلاف معلومات کے تبادلے

پر اتفاق پاکستان اور بھارت سمیت سارک کے تمام ممالک مجرموں کے خلاف معلومات کے تبادلے پر متفق ہو گئے ہیں۔ متعلقہ ممالک غیر قانونی امیگریشن سمیت جعلی ادویات اور جعلی کرنسی کیسز روکنے کیلئے بھی تعاون کریں گے۔ دہشت گردی میں استعمال ہونے والی رقوم، منی لانڈرنگ، مالیاتی اور دیگر سنگین جرائم کے خاتمے کیلئے ایک دوسرے سے تعاون اور پولیس رابطوں کیلئے ''سارک پول'' کے نام سے ادارے قائم کئے جائیں گے۔

درخواست دعا

✪ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح نائب وکیل وقف نو لکھتے ہیں خاکسار کی نواسی عزیزہ مناہل منصور عمر اڑھائی سال مقیم انگلستان پیدائش سے ہی قوت شنوائی سے محروم ہے۔ تاہم ڈاکٹرز اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اب مختلف Tests کی تکمیل کے بعد لندن میں مورخہ 28 اپریل بروز بدھ ڈاکٹروں نے اس کا ایک آپریشن تجویز کیا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے نہایت دردمندانہ درخواست دعا ہے تا ارحم الراحمین مولیٰ کریم اس بچی پر فضل فرما دے اور ڈاکٹروں کے علاج میں برکت ڈال دے اور بچی کی شنوائی اور گویائی بحال فرما دے اور اسے نیک قسمت، صحت مند اور باعمر اور خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ثابت فرمائے۔

ضرورت ہے
ہمیں اپنے مقامی کلینک کیلئے ایک تجربہ کار ہیلتھ وزیٹر کی ضرورت ہے۔ امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق سے درخواستیں درج ذیل پتہ پر بھجیں۔
بٹ میڈیکل سٹور احمد نگر ربوہ
فون: 04524-211544

ضرورت ہے
ہمیں ایک سیلز مین کی ضرورت ہے
اشفاق سائیکل سٹور کالج روڈ ربوہ
پروپرائٹرز شیخ اشفاق احمد، شیخ نوید احمد، فون: 213652

چھی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

چاندی میں آلیس اللّٰہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ ریڈی ہاؤس
04524 213158 فون

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رشاد شاہد احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

سی پی ایل نمبر 29

ISO 9002
CERTIFIED
SPICY &
DELICIOUS ACHARS
IN OIL & VINEGAR

NOW IN 1 KG. HOUSE HOLD PLASTIC JAR AND 1 KG. ECONOMY SACHET PACK

Healthy & Happier Life
Shezan PURE FRUIT PRODUCTS

Also Available in:
Commercial Pack,
Economy Pack,
Family Pack, &
Table Pack

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.
Shezan International Limited Lahore - Karachi - Hattar